ماہنامہ

لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

خدیجہ

جرمنی

مدیرہ:- صفیہ چیمہ

جلد نمبر 10 نگران:-صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی ماہ تبوک۔ 1384ھش، بمطابق ستمبر 2007ء معاونت:۔-صبیحہ نفیس۔مبارکہ شاہین۔نفیسہ کبیر شمارہ نمبر 3

”پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے پورے غور وفکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی، غفلت عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خود عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا“ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

32واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی

الحمدللہ! 32 واں جلسہ سالانہ جرمنی 31/اگست تا 2/ستمبر 2007 من ہائم مئی مارکیٹ میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

جلسہ گاہ مستورات کی تیاری کا کام ناظمہ اعلیٰ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی کی زیر نگرانی کئی ماہ قبل شروع ہوا۔ سب سے پہلے جلسہ کی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں 6 نائب ناظماتِ اعلیٰ اور 46 ناظمات شامل تھیں۔ ہر نائب ناظمہ اعلیٰ کے تحت کچھ شعبے دئے گئے تھے جن پر وہ نگران تھی۔ جلسہ کمیٹی کی ایک میٹنگ بھی منعقد ہوئی جس میں تمام شعبہ جات کی پلاننگ اور کام کے طریقۂ کار کا جائزہ لیا گیا۔

جلسہ گاہ میں تیاری کا کام جلسے سے چند دن قبل شروع کیا گیا جس میں شعبہ جات نے اپنے اپنے شعبہ کی تیاری کی نیز جلسہ گاہ اور سٹیج کی تزئین و آرائش کا کام بھی کیا گیا۔ جلسہ کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے کی جاتی رہی اور اس دوران تمام شعبے احسن انداز سے اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ ہفتہ کے روز مستورات کی جلسہ گاہ میں الگ پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں تین تقاریر ہوئیں اور اس اجلاس کی صدارت حرم مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ نے کی۔ اس جلسہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں پہلی مرتبہ غیر از جماعت خواتین کے لئے الگ سے جرمن زبان میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ اس قسم کی دو مجالس سوال و جواب ہفتہ اور اتوار کے روز ہوئیں جن میں ۴۰ سے زائد غیر از جماعت خواتین شامل ہوئیں۔ جلسہ کے دوران مختلف میٹنگز بھی منعقد ہوئیں جن میں ایک میٹنگ احمدی طالبات کی ہوئی اس کے علاوہ سیکرٹریان تعلیم و معاونات وقف نو کی بھی الگ میٹنگز ہوئیں۔ جلسہ کی اختتامی دعا کے بعد جرمن احمدی خواتین اور نومبائعات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک خصوصی ملاقات ہوئی۔ جس میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی حرم سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ کے ہمراہ رونق افروز ہوئے۔ (اس ملاقات کی رپورٹ علیحدہ شامل کی گئی ہے)۔ جلسہ میں گیارہ ہزار مرد اور چودہ ہزار سے زیادہ خواتین نے شمولیت کی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ جلسہ سالانہ کے بعد وائنڈاپ کے دوران بھی چند خواتین نے جلسہ گاہ کی صفائی کے کام میں مدد کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین کو جلسہ کی برکات سے مستفیض فرمائے نیز تمام کارکنات کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظمہ رپورٹنگ۔قرۃ العین)

پروگرام جلسہ گاہ مستورات یکم ستمبر بروز ہفتہ 2007

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے براہ راست خطاب

قرآن کریم کے احکامات کی پیروی کرتے ہوئے اس کی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے احمدی عورتوں کو اپنی عبادتوں کے معیار کو بڑھانے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے ایک مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ کسی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہوتا ہے۔

لغو باتوں، تکبر، اسراف اور کنجوسی سے بچنے کی تاکید

برلن میں زیر تعمیر ”خدیجہ مسجد“ کے لئے خواتین کی قربانیوں کا ذکر

اطاعت کا نمونہ دکھاتے ہوئے ایک آواز پر بیٹھ جائیں اور خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کریں

نمایاں تعلیمی کامیابیاں حاصل کرنے پر طالبات میں اسناد اور میڈلز کی تقسیم

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں سے ہفتہ کا دن مستورات کیلئے خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس دن حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ مستورات کی طرف بنفس نفیس تشریف لا کر خصوصی تربیتی موضوع پر خطاب فرماتے ہیں چنانچہ امسال بھی صبح سویرے ہی مارکی لجنہ ممبرات سے کھچا کھچ بھر گئی پچھلے سال کی طرح اس دفعہ بھی لجنہ ممبرات کے لئے دو علیحدہ علیحدہ مارکیز کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک مارکی میں چھوٹے بچوں والی ممبرات تھیں اور دوسری مارکی میں باقی تمام ممبرات بیٹھ سکتی تھیں۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ کی مارکی میں تشریف لائے اور اس کے ساتھ ہی اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرمہ مدیحہ احمد صاحبہ نے کی۔ نظم مکرمہ ثمینہ ظفر صاحبہ نے سوز اور ترنم سے پڑھی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ تین سالوں کے دوران سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں نمایاں تعلیمی کامیابیاں حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد دیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ نے طالبات کو میڈلز پہنائے جن طالبات کو یہ ایوارڈز حاصل کرنے کی سعادت ملی انکے نام یہ ہیں۔

Mittlere Reife(O Level) کا امتحان امتیازی نمبروں میں پاس کرنے پر مکرمہ نورین اصغر صاحبہ۔ مکرمہ ماہم احمد صاحبہ۔ مکرمہ ضحیٰ اسلام صاحبہ۔ مکرمہ نمودِ سحر خان صاحبہ۔، مکرمہ ہبۃ الحبیب نیر صاحبہ، مکرمہ صبا احمد صاحبہ، مکرمہ طاہرہ احمد صاحبہ، مکرمہ منتہیٰ شفیق صاحبہ، مکرمہ نوید سحر شیخ صاحبہ اور مکرمہ صدف شاہد صاحبہ کو اسناد ملیں۔

Abiture(A Level) کا امتحان امتیازی نمبروں میں پاس کرنے پر مکرمہ عائشہ صدف جمشید صاحبہ، مکرمہ صبا نور چیمہ صاحبہ، مکرمہ آصفہ عزیز زیروی صاحبہ، مکرمہ کشور عروج ملک صاحبہ۔ مکرمہ نادیہ شکیل صاحبہ، مکرمہ فریحہ نعیم صاحبہ، مکرمہ زبدہ خان صاحبہ کو اسناد ملیں.

مکرمہ مصور ریاض صاحبہ Dr.med،

مکرمہ ثمینہ عبدالمالک صاحبہ Apothekerin،

مکرمہ نائیلہ کوثر شبانہ صاحبہ Phd

مکرمہ قانتہ انوار احمد صاحبہ Dr.Med،

مکرمہ فرح خدیجہ صاحبہ Master inCurative Pedagogy،

مکرمہ مدیحہ مصدق صاحبہ MSc Physics،

مکرمہ خولہ مریم ہبش صاحبہ Master in journalism &Literature،

مکرمہ شگفتہ ملک صاحبہ Master in Social Pedagogy،

مکرمہ مبشرہ الیاس صاحبہ Master in Architecture،

مکرمہ عظمیٰ بٹ صاحبہ Dr,Med،

مکرمہ عنبر چوہدری صاحبہ Dr,med،

مکرمہ شبانہ کوثر صاحبہ Dr.Med،

مکرمہ روما پاشا صاحبہ Master in Medical technology

مکرمہ حما خدیجہ رانا صاحبہ Dr.Med نے میڈل اور اسناد حاصل کیں۔

عزیزہ مہوش شاہد کو آٹھویں کلاس میں Best in Math in Hessen

عزیزہ مہوش سیال کو چوتھی کلاس میں Best in Math in Germany میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر انعامات ملے۔

بقایا صفحہ 4 پر

شعبہ تربیت نومبائعات کی خصوصی کارکردگی برموقع جلسہ سالانہ جرمنی 2007

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نومبائعات کی بابرکت ملاقات

مورخہ 2 ستمبر بروز اتوار دوپہر کے وقت برموقع جلسہ سالانہ جرمنی شعبہ نومبائعات کو اطلاع ملی کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ تمام نومبائعات جنہوں نے گزشتہ ایک سال کے عرصہ میں بیعت کی ہے اور جو جرمن احمدی خواتین ہیں وہ نئی احمدی ہوئی ہیں یا پرانی ان سب سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔فوری طور پر اس ملاقات کے انتظامات مکمل کئے گئے اور جلسے میں شامل تمام ایسی بہنوں کو جو جلسہ گاہ میں موجود تھیں خوب بھاگ دوڑ کر کے تلاش کیا اور اطلاع دی۔جلسہ سالانہ کی اختتامی دعا کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اس مارکی میں تشریف لائے جہاں انتظام کیا گیا تھا۔حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ حضرت بیگم صاحبہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لائیں۔محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ جرمنی بھی اس موقعہ پر موجود تھیں۔

اس ملاقات میں کل 55 خواتین اور ان کے بچوں نے شرکت کی۔جن میں سے 7 خواتین نومبائعات ایک زیر تبلیغ لڑکی جس کی عمر 15 سال تھی اور 47 جرمن احمدی بہنوں نے شرکت کی۔سب سے پہلی لائن میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام وہ لڑکیاں بیٹھی تھیں جنہوں نے گزشتہ ایک سال کے عرصہ میں بیعت کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ان سب کا تعارف پوچھا جنہوں نے نئی بیعت کی تھی۔ان میں ایک نئی احمدی لڑکی جس نے تین ہفتے قبل بیعت کی تھی اس کا تعارف ہوا تو حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ’’تم احمدیت کی سب سے کم عمر بے بی ہو‘‘۔حضور اقدس نے پھر ان سب سے فرداً فرداً تعارف لیا اور پوچھا کہ ’’کب سے احمدیت میں شامل ہیں اور کس کے ذریعے احمدیت کی طرف آئیں؟‘‘۔ پھر ان سے پوچھا کہ ’’آپ کے والدین کا کیا ردعمل ہوتا ہے‘‘۔اس پر ایک نئی احمدی ترکی لڑکی نے بتایا کہ ’’میرے والد صاحب کے لیے ایک شاک تھا مگر پھر آہستہ آہستہ انہوں نے اس حقیقت کو قبول کر لیا‘‘۔پھر باقی ممبرات نے بھی اسی طرح کے تجربات بیان کیے۔ایک احمدی لڑکی جس نے 6 ماہ قبل احمدیت قبول کی ہے اس نے بہت اچھا پردہ کیا ہوا تھا پورا نقاب پہنا ہوا تھا اس سے حضور اقدس ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ ’’تم pure جرمن ہو‘‘۔اس نے کہا کہ ’’جی‘‘۔حضور اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ’’بہت اچھا نقاب لیا ہوا ہے یہ نقاب پہننا کہاں سے سیکھا ہے؟ اس طرح نقاب لینا پردہ کرنا اب آپ لوگوں نے پاکستانیوں کو سکھانا ہے کیونکہ وہ اپنا پردہ چھوڑ رہی ہیں اور آپ اپنا رہے ہیں‘‘۔

صدر صاحبہ لجنہ جرمنی نے ایک زیر تبلیغ لڑکی جس کی عمر 15 سال ہے اس کا تعارف کروایا۔حضور اقدس نے دریافت فرمایا کہ ’’بیعت کرنے میں اب کیا رکاوٹ ہے؟ تمہاری فیملی یا پھر تم 5 سال انتظار کرنا چاہتی ہو؟‘‘۔

پھر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ’’کتنی خواتین کے خاوند پاکستانی ہیں؟‘‘۔اس پر اکثریت نے ہاتھ کھڑے کیے تو حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ’’کیا آپ کے خاوند اسلام اور جماعت احمدیہ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں؟ نمازوں کے پابند ہیں؟ اگر نہیں تو آپ نے ان کو اب دین کی طرف لے کر آنا ہے‘‘۔

ایک جرمن خاتون نے بتایا کہ ’’میرے تین بچے ہیں اور تینوں وقف ہیں۔میں ان کی کس رنگ میں تربیت کروں؟ ان کو کیا پیشہ اختیار کرانا چاہیے؟‘‘۔حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’بچوں کے رجحان کو دیکھتے ہوئے مناسب فیصلہ کریں‘‘۔سیکرٹری نومبائعات وہاں حضرت آپا جان صاحبہ کے قریب کھڑی تھیں۔ایک نومبائع لڑکی جس کے نقاب کو حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا اس کا نام Dalila ہے اس نے سیکرٹری صاحبہ سے کہا کہ ’’آپ حضور اقدس سے پوچھیں کہ کیا ہم یہاں حضور اقدس کے ساتھ بیعت کر سکتے ہیں‘‘۔انہوں نے یہ بات محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ کو بتائی۔حضرت آپا جان صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ کو بتایا کہ ’’یہ یہاں بیعت کرنا چاہ رہی ہیں‘‘۔اس پر حضور اقدس ایدہ اللہ نے ان سب سے دریافت فرمایا کہ ’’آپ live بیعت میں شامل ہوئی تھیں‘‘۔انہوں نے کہا کہ ’’جی حضور اقدس ہم لندن بھی گئے تھے اور وہاں بھی بیعت میں شامل ہوئے تھے‘‘۔جس پر ایک نومبائع خاتون دلیلہ صاحبہ نے خواہش کا اظہار کیا کہ ’’ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں موجودگی میں بیعت کرنا چاہتی ہیں‘‘۔تو حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ’’میں ایسا کرتا نہیں ہوں کہ لجنہ میں بیعت لوں۔چونکہ یہاں پر میری بیوی میرے ساتھ ہے تو اس لیے یہ بات مان لیتا ہوں مگر اس کو روایت نہیں بنانا اور آئندہ سال اس کا اظہار نہ ہو‘‘۔ازراہ شفقت حضور اقدس ایدہ اللہ نے اپنی حرم محترمہ صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ کا ہاتھ پکڑا اور ان 7 نومبائعات ممبرات نے محترمہ آپا جان مدظلہا اللہ کا دوسرا ہاتھ اور بازو پکڑ لیا اور باقی سب نے اس طرح قطار بنا لی اور بیعت کی۔یہ ایک انوکھی قسم کی بیعت تھی کیونکہ اس بیعت کے دوران ایک عجیب نظارہ دیکھنے کو ملا۔ان سب کی ایسی جذباتی کیفیت تھی کہ سب کے آنسو جاری تھے۔سیدنا خلیفۃ المسیح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے اور ہم سب حضور اقدس کے پیچھے دہرا رہی تھیں مگر اس میں سب کی سسکیاں اور رونے کی آوازیں شامل تھیں۔ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے انتہائی وارفتگی اور ایمانی جذبے کے ساتھ روتے ہوئے سارے ماحول میں روحانیت پھیلی ہوئی تھی۔عجب روح پرور نظارہ تھا جس سے وہاں موجود ہر شخص مسحور ہو رہا تھا۔ایسی کیفیت تھی جو لفظوں میں بیان کرنا بہت ہی مشکل ہے۔سب کے جذبات کی بھی وہی کیفیت تھی جیسے آج پہلی بار بیعت کر رہی ہوں۔سب نے بڑے درد سے خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے بیعت کی اور پھر حضور اقدس ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔دعا کے بعد حضور اقدس نے بچوں میں چاکلیٹ اور جو طالبات تھیں ان میں پین اور سب میں الیس اللہ کی انگوٹھیاں تقسیم کیں۔حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت انگوٹھی تھی اس کے بارے میں حضور اقدس نے ازراہ شفقت سب کو تفصیل سے بتایا اور سب کو قریب سے دکھائی۔پھر جب حضور اقدس ایدہ اللہ مارکی سے واپس تشریف لے گئے تو اس وقت جو نظارہ تھا وہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔سب چیخیں مار مار کر رو رہی تھیں ایک دوسرے سے خوشی سے گلے مل رہی تھیں اور خوشی کے مارے ان کا برا حال تھا انتہائی جذباتی کیفیت میں سب کہہ رہی تھیں کہ ’’ہمیں ایسا لگ رہا ہے کہ ہمیں خدا مل گیا ہم اپنی نسلوں کو بتائیں گی کہ ہم نے کبھی کسی نبی کے خلیفہ کے ہاتھ پر اس طرح بیعت کی تھی۔ہم سب خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ نایاب اور قیمتی لمحات عطا کیے۔جس نے ہماری زندگی بدل دی ہم اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی محسوس کر رہی ہیں۔سب سیکرٹری نومبائعات اور صدر صاحبہ لجنہ سے بھی جذباتی کیفیت میں گلے مل رہی تھیں۔اور شکریہ ادا کر رہی تھیں۔ہم نے ان سے کہا کہ شکریہ تو ہمیں آپ سب کا ادا کرنا ہے آپ سب کی بدولت ہمیں بھی ان قیمتی لمحات کی برکتیں لینے کا موقع ملا۔الحمدللہ

اس خوشی میں سب نے Dalila کو چومنا شروع کر دیا جس نے حضور اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں دستی بیعت کی درخواست کی تھی پھر جیسے سب کو ایک دم ہوش آیا کہ اصل شکر تو ہمیں اس ذات پاک کا کرنا ہے جو اس کائنات کا مالک ہے اس پر ان سب نے شکرانے کے نفل اور سجدے ادا کرنے شروع کر دیے اور رو رو کر خدا کے حضور شکر ادا کیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی بے شمار برکتوں میں سے یہ ایک بہت بڑی برکت تھی جو ہمیں ملی اور انشاء اللہ اسطرح کی نیک روحیں خدا تعالیٰ ہمیں عطا فرماتا چلا جائے گا۔کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔خدا کرے کہ ان برکتوں سے ہم اور ہماری نسلیں بھی حصہ پانے والی ہوں۔خدا تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے اور ہمیں بڑھ چڑھ کر خدا تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ مد ظلہا اللہ تعالیٰ سے نومبائعات کی ملاقات

’’حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح میں آمد کے اگلے روز مختلف ممالک کی نومبائعات جن میں عرصہ سے احمدیت میں شامل ممبرات بھی تھیں، ان سب کی حضرت آپا جان مدظلہا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرائی جس میں 16 ممبرات نے شرکت کی۔ یہ بہت اچھی بابرکت ملاقات تھی۔اس میں ممبرات نے محترمہ آپا جان صاحبہ سے مختلف سوالات کیے جو تربیتی نوعیت کے تھے یا پھر حضرت آپا جان مدظلہا اللہ کی ذاتی زندگی سے متعلق تھے۔محترمہ آپا جان صاحبہ نے ازراہ شفقت بڑی تفصیل سے ہر سوال کا جواب دیا۔بعد میں ان نومبائع بہنوں کے تاثرات یہ تھے کہ ’’ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا کہ محترمہ آپا جان اتنی پرکشش شخصیت کی مالک ہیں۔ان کا چہرہ اتنا پرنور ہے کہ دل کرتا ہے ان سے باتیں کرتے جائیں۔ان کی باتوں سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے‘‘۔

اس میٹنگ میں چونکہ دور دور کے علاقوں میں رہنے والی بہنیں شامل نہیں ہو سکی تھیں اس لیے ان کی خاطر خاکسار نے محترمہ آپا جان صاحبہ کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ ’’اگر ممکن ہو تو محترمہ آپا جان مدظلہا اللہ جلسہ کے موقع پر اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر ہمیں دیں تاکہ ان بہنوں سے بھی ملاقات ہو سکے‘‘۔اس پر حضرت آپا جان صاحبہ نے خوشی کا اظہار کیا اور اس کی اجازت دے دی۔اس پر خاکسار نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی باقی خواتین جو اس جلسہ سالانہ پر تشریف لائی ہوئی تھیں ان کو بھی اس میٹنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔مورخہ یکم ستمبر 2007 کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز شام کے 7 بجے یہ ملاقات ہوئی اس موقعہ پر محترمہ آپا جان مدظلہا اللہ کے ہمراہ حضور اقدس ایدہ اللہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الوارث فرح صاحبہ، ان کی بیٹی بھی۔حضور اقدس ایدہ اللہ کی بہو محترمہ سیدہ حبۃ الرؤف صاحبہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بڑی صاحبزادی محترمہ شوکت جہاں صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امتہ الرقیب صاحبہ، محترمہ صاحبزادی نصرت جہاں صاحبہ اور ان کی بیٹی تشریف لائیں۔

اس ملاقات میں 65 کی تعداد میں مختلف ممالک کی احمدی خواتین جو جرمنی میں مقیم ہیں اور نومبائعات نے شرکت کی ان سب نے محترمہ آپا جان صاحبہ مدظلہا اللہ سے مصافحہ کیا۔جرمن زبان میں ترجمانی کا بھی انتظام تھا۔محترمہ آپا جان مدظلہا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی سب خواتین کا تعارف کروایا۔پھر بہنوں نے محترمہ آپا جان صاحبہ سے مختلف قسم کے سوالات پوچھتے ہوئے بچوں کی تربیت کے حوالے سے رہنمائی لی۔حضرت آپا جان صاحبہ نے ازراہِ شفقت سب سوالوں کا بڑا تفصیلی جواب دیا۔اس طرح یہ میٹنگ بڑے خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔میٹنگ کے اختتام پر مکرم محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ سے ایک نومبائع خاتون نے لپٹ کر زار و قطار رو کر اپنے دکھ کا اظہار کیا تو انہوں نے بڑی محبت سے اس کو سمجھایا۔

اس ملاقات کے بعد سب نومبائعات اور باقی سب احمدی خواتین بہت زیادہ خوش تھیں۔سب نے کہا کہ ’’ہمیں پہلی دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی خواتین کو اتنے قریب سے دیکھنے کا اور ملاقات کرنے کا موقعہ ملا ہے‘‘۔

محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ نے بھی بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ’’مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ جرمنی میں اتنی بڑی تعداد نومبائعات اور مختلف ممالک کی احمدی خواتین کی ہے۔میں تو سمجھتی تھی کہ یہاں صرف چند نئے احمدی ہیں‘‘۔ (رپورٹنگ بحوالہ نیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعات۔امتہ الحی صاحبہ)

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

(گزشتہ سے پیوستہ)

یورپ میں اسلام کی مُخالفت اور ترقی ایک ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "وہ دیکھیں کہ رُوئے زمین پر مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ کیا کسی پہلو سے بھی کوئی قابلِ اطمینان صورت دکھائی دیتی ہے۔ ۔۔علمی حالت کے لحاظ سے سب رو رہے ہیں کہ مسلمان پیچھے رہے ہوئے ہیں اور نت نئی مجلسیں اور کمیٹیاں قائم ہوتی ہیں کہ مسلمانوں کی علمی حالت کی اصلاح کی جاوے۔ دُنیوی لحاظ سے تو یہ حالت اور دینی پہلو کے لحاظ سے تو بہت ہی گری ہوئی حالت ہے۔ کوئی بدعت اور فعل شنیع نہیں ہے جس کے مرتکب مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔ اعمالِ صالحہ کی بجائے چند رسوم باقی رہ گئی ہیں۔ ۔۔مُسلمانوں کی حالت اس وقت بہت ہی گری ہوئی ہے اور اُن پر آفات نازل ہو رہی ہیں۔ مگر کیا مسلمان ابھی چاہتے ہیں کہ وہ اور پیسے جاویں۔ اس سے بڑھ کر اُن کی ذلیل حالت کیا ہوگی کہ وہ پاک دین جو بے نظیر دولت اُن کے پاس تھی اور ایمان جیسی نعمت وہ کھو بیٹھے ہیں۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے عیسائی ہو کر آنحضورﷺ کی توہین کرتے اور اسلام کا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم نیا ایڈیشن صفحہ نمبر 11 - 10)

معزّز قارئین! آج کے مُسلمانوں کی حالت حضرت مسیحِ موعودؑ نے ان مندرجہ بالا چند سطروں میں بیان فرما دی ہے۔ جب آج کے مُسلمانوں کی اپنی بے چارگی و بے بسی کی یہ حالت ہے تو وہ اسلام کو کیا سنبھال سکیں گے۔ اسی حقیقت کا نتیجہ ہے کہ آج کوئی ایک بھی ایسا مُسلمان رہنماء ایسا نہیں جو بہادری سے اسلام کی حفاظت کی خاطر ڈٹ کر کھڑا ہو جائے۔ اور اگر کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے تو اُن کی باتیں اور دلیلیں بے تاثر ہوتی ہیں۔ اس کی مثال جرمنی کی یونیورسٹیوں میں خاص طور پر ملتی ہے۔ کیونکہ یہ تو بہر حال ایک حقیقت ہے کہ مُسلمان اسلام سے محبت کرتے ہیں لہٰذا اکثر اس کے دفاع کی کوشش بھی کرتے ہیں، لیکن صحیح رہنمائی نہ ملنے کی بناء پر ان کے دلائل اسلامی تعلیمات سے خالی اور ان کی دلیلیں اثر سے خالی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جب بھی خود مُجھے یا میرے جاننے والوں کو یونیورسٹی میں کسی ایسے مباحثے میں شامل ہونے کا موقع ملا، مُسلمان اسٹوڈنٹس کے دلائل سُن کر سوائے ترس یا شرمندگی کے اور کُچھ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ میڈیا پر تو یہ الزام لگانا آسان ہے کہ وہ محض انہی لوگوں کو آگے آ کر اپنی رائے پیش کرنے کا موقع دیتا ہے، جو اسلام کا تاثر خراب کرنے میں مددگار ہوں، لیکن تعلیمی اداروں میں تو کوئی ایسی بات نہیں، وہاں تو ہر کوئی ایسے مباحثوں میں شامل ہوسکتا ہے۔ لیکن وہاں تعلیم یافتہ مُسلمانوں کی خستہ دینی حالت نیز اسلام کے بارے میں اُن کے عِلم کا اصل اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور یہ بات صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ Ayaan Hirsi Ali، یا Ekin Deligötz وغیرہ جیسی مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والی عیسائی خواتین جو آنحضورﷺ کی توہین کرتی اور اسلام کا مضحکہ اُڑاتی ہیں، کیوں جُرات پکڑ رہی ہیں۔ عام رہن سہن میں بھی مُسلمانوں کا طرزِ زندگی اسلامی تعلیمات کے مُطابق نہیں ہے۔ پھر ان مُسلمانوں سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ یہ اسلام کی صحیح تصویر دُنیا کے سامنے پیش کریں گے، بلکہ یہ تو اسلام کا حسین چہرہ داغدار کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔ چند روز قبل جرمنی کے ایک نہایت اہم اخبار میں اسلام کے بارے میں ایک جائزہ شائع ہوا جس کی سُرخی درج ذیل تھی:

Der Islam wird im Westen nicht mißverstanden, sondern er wird nach den Taten seiner Anhänger bewertet

(ترجمہ: یہ بات غلط ہے کہ مغرب اسلام کے بارے میں کسی غلط فہمی کا شکار ہے، بلکہ یہاں پر اسلام کو اُس کے ماننے والوں (مُسلمانوں) کے اعمال کی روشنی میں دیکھا جا رہا ہے۔)

اور یہ بات دُرست بھی ہے۔ کہ مغرب میں اسلام کا ایک منفی تاثر پیش کرنے کے پیچھے بے شک پروپیگنڈا بھی ہوسکتا ہے، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بیشتر مُسلمانوں کے اعمال اسلامی تعلیمات کے قطعی منافی ہیں" اور مغرب میں اسلام کو ان کے اعمال کی روشنی میں دیکھا جا رہا ہے"۔ کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت مغرب میں کوئی بھی اسلامی میڈیا ایسا نہیں ہے، جو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کر رہا ہو۔ جو صرف اور صرف دین کی خدمت کر رہا ہو۔ زیادہ تر اسلامی ذرائع ابلاغ یا تو سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، یا اسلام کا ایسا تاثر ابھارتے ہیں جو بہت متشدّد اور بیک ورڈ ہو۔ اس وقت دُنیا کے مُسلمانوں کی بے بسی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ دنوں میں اسلامی ممالک کی مشترکہ تنظیم OIC نے توہین رسالت پر احتجاج کرتے ہوئے یورپ میں بسنے والے امیر مُسلمانوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ مغربی ذرائعِ ابلاغ کے زیادہ سے زیادہ شیئرز خریدنے کی کوشش کریں، تاکہ میڈیا پر قبضہ کر کے اسلام کی اصل تصویر یورپ میں پیش کی جاسکے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ مُسلمان ممالک کے اندر جو ذرائع ابلاغ اُن کو مہیا ہیں، اور جن پر اُن کی پوری طاقت ہے، اُن کے ذریعہ سے وہ اسلام کی کونسی خدمت کر رہے ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مُسلمان ممالک قرض تلے دبے ہوئے ہیں، اُن کے عوام بھوکے مر رہے ہیں تقریباً تمام مُسلمان ممالک میں تعلیم یا صحت کا کوئی مضبوط نظام قائم نہیں ہے۔ غُربت و افلاس حد سے زیادہ ہے، نوجوان جو قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اُن میں سے بہت سے بے روزگاری سے تنگ آ کر یا تو دہشت گرد بن جاتے ہیں یا خود کُشی کر لیتے ہیں۔ صرف اگر عورتوں کے حقوق کی صُورتحال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بھیانک نتیجہ سامنے آتا ہے۔ نہایت بہیمانہ رنگ میں عورتوں کی حق تلفی کی جاتی ہے اور پھر یہ کہا جاتا ہے ان ظُلموں کی اجازت ہمیں اسلام نے دی ہے اور اپنے گندے اعمال کے لئے قُرآنی آیات نہایت ظالمانہ رنگ میں جوڑی توڑی جاتی ہیں۔ افغانستان میں گُزشتہ تمام سالوں میں اسلام کے نام پر عورتوں پر شدید ظُلم کئے گئے، ان پر حکومت کی طرف سے تعلیم حاصل کرنے پر پابندی عائد گئی، جس کے نتیجے میں آج وہاں عورتوں کی ایک پوری جنریشن پڑھنے لکھنے سے قاصر ہے۔ پاکستان کی جیلیں لاتعداد معصوم و بے قصور نوجوان و بوڑھی عورتوں سے بھری پڑی ہیں، جو کئی سالوں سے محض اپنا مقدمہ چلنے کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں گھریلو سطح پر عورتوں پر جو ظُلم ہوتے ہیں وہ الگ ہیں۔ عورتوں کو مُختلف ہندوانہ رسموں میں جکڑ رکھا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ اسلامی تعلیمات ہیں۔ لبنان کے علاوہ سعودی عرب جیسے اہم اسلامی مُلک میں بھی خواتین کو نہ تو انتخابات میں حصّہ لینے کی اجازت ہے اور نہ ہی گاڑی چلانے کی۔ تُرکی میں ایک ایسی اسلامی پارٹی حکومت پر ہے جو خود کو اسلامی اقدار کا محافظ قرار دیتی ہے، لیکن کیسی متضاد بات ہے کہ اسی صدر کی اہلیہ جو کہ پردہ کرتی ہیں، انہیں پردہ کے ساتھ کسی حکومتی فنکشن میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ اس کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنا پردہ اُتاریں۔ تمام تُرک یونیورسٹیز اور دیگر تعلیمی اداروں میں پردے پر پابندی ہے۔ مصر اور تنزانیہ میں عورتوں کے حقوق کی حالت قابلِ افسوس حد تک نازک ہے۔ بقیہ مُسلمان ممالک بھی پیچھے نہیں۔

اس کے علاوہ جہاد کے لفظ کو بُری طرح missuse کیا جاتا ہے۔ اسلامی ممالک کے علاوہ اب تو مغرب میں بھی کثرت سے ایسی نام نہاد اسلامی تنظیمیں ہیں جو جہاد کی آڑ میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے لڑ رہی ہیں اور معصوم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کہا جاتا ہے کہ ہم یہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ میں لاتعداد ویب سائٹس ہیں جہاں نام نہاد اسلامی تنظیمیں جہاد کے نام پر اور "کافروں" کے قتلِ عام کی تلقین کرتی ہیں۔ اور سب سے بڑا ظُلم یہ ہے کہ وہ اپنے اس فعل کو اسلامی اور قُرآنی تعلیمات کے مُطابق قرار دیتی ہیں۔ نیز قُرآنی آیات کا نہایت ظالمانہ رنگ میں ترجمہ پیش کرتی ہیں،

معزّز قارئین! جب یہ سب کُچھ اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر ہوتا ہے تو پھر ہم غیروں سے کیسے توقع رکھیں کہ وہ اسلام کا صحیح اور حسین تصوّر اپنے ذہنوں میں رکھیں؟ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ کے نمائندگان سے ملنے کے بعد اقرار کرتے ہیں کہ "آپ کا اسلام تو بڑا ہی امن پسند اسلام ہے"۔ مثال کے طور پر جب حال ہی میں Würzburg کی ہماری ایک مسجد میں جرمن احباب کو دعوت دی گئی تو اس پروگرام میں شریک Bayrischer Rundfunk جیسے کنزرویٹو چینل نے نہایت مثبت رنگ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا، پروگرام میں شریک جرمن مہمانوں نے ٹی وی میں اقرار کیا کہ جماعت احمدیہ سے ملنے کے بعد انہیں اسلام خوبصورت لگنے لگا ہے اور ان میں قُرآن اور سیرت آنحضورﷺ کے بارے میں زیادہ جاننے کی خواہش بڑھ گئی ہے، لہٰذا اب وہ قُرآن کا غور سے مطالعہ کریں گے۔ سُبحان اللہ!

لہٰذا ثابت ہوا کہ آج اسلام کا تصوّر دُنیا میں زیادہ تر مُسلمانوں نے بگاڑا ہے، ورنہ آج بھی جب اسلام کی خوبصورتی جب تمام ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ پیش کی جاتی ہے تو اُس کا حُسن سامنے آجاتا ہے۔ آج اسلام کو دُنیا بھر میں ایک ایسے مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جو دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس کے خود معنی میں بھی امن کا عکس ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے "آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت" یا "اگر تمہیں کوئی ایک چانٹا بھی مارے تو تُم دوسرا رُخسار بھی مار کھانے کے لئے اس کے سامنے کر دو"۔ جیسی غیر فطری تعلیمات کے بدلے ایک اعتدال پسند تعلیم دی ہے۔ کہ یہودیت اور عیسائیت کی طرف سے دی گئی یہ دونوں تعلیمات ہی امن کے لئے ایک خطرہ تھیں۔ مگر افسوس کہ آج مُسلمانوں کی اپنی حالت یہ ہوگئی ہے کہ وہ کسی کو نہ تو آئینہ دکھانے کے قابل رہے ہیں اور نہ ہی اپنی اور اپنی اقدار کی حفاظت کرنے کے لائق ہیں۔ دوسرے مذاہب اور عیسائیت کے نام پر آج تک دُنیا میں جتنے بھی ظُلم ہوئے انہیں عیسائیت سے یا کسی دوسرے مذہب سے نہیں جوڑا جاتا بلکہ انفرادی شرپسندوں کی تخریبی کاروائی مانی جاتی ہے۔ انتہائی ترقی یافتہ یورپین مُلک آئرلینڈ کے علاوہ ساؤتھ افریقہ میں بھی کئی برسوں سے (اور آج بھی) عیسائیت کے نام پر عیسائی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔ دُنیا میں ہونے والی دونوں بڑی جنگیں، جنگ عظیم اوّل اور جنگِ عظیم دوئم دونوں ہی عیسائی ممالک نے شروع کیں اور بے انتہا مظالم ایک دوسرے پر ڈھائے۔ 1017ء میں پوپ Benidikt VIII نے بے شمار یہودیوں کے سر قلم کروائے اور پھر 1020ء میں روم میں بے شمار یہودیوں کو زندہ جلانے کا حُکم دیا اور اپنی نگرانی میں اس پر عمل کروایا۔ 1095ء میں پوپ UrbanII نے یہودیوں کی مخالفت اور پھر ان سے جنگوں کا حُکم دے دیا، جو پھر 200 سال تک جاری رہی اور یورپ میں یہودیوں کا چرچ کے حُکم پر قتل و غارت جاری رہا۔ (واضح رہے اسی پوپ نے مُسلمانوں کے خلاف بھی صلیبی جنگوں کا حُکم دیا تھا اور یہ جنگیں کروائیں)۔ پھر اسی طرح جرمنی فرانس انگلینڈ اور دیگر یورپین ممالک میں یہودیوں پر انسانیت سوز ظُلم اور ان کی نسل کشی کی گئی۔ اس معاملے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ تمام مظالم چرچ کے حُکم پر کئے گئے۔ یہاں تک کہ جنگ عظیم دوئم میں یہودیوں کی نشانی کے طور پر ستارے کی شکل کا جو بیج استعمال ہوتا تھا وہ بھی جنگ عظیم اوّل کے وقتوں میں چرچ کی ہی ایجاد ہے۔ واضح رہے

Vol.10 Monthly **Khadija** Germany Issue 3

Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-5487662, Telefax:069-506886360, E-mail: safiacheema@yahoo.de

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’......میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علّتِ غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے‘‘۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد۶ صفحہ ۳۹۵)

یہ تفصیلات ان مظالم کا ایک چھوٹا سا عکس ہیں جو باقاعدہ چرچ کے حُکم پر کئے گئے۔ دُنیا بھر کے جائزہ کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ آج تک دُنیا میں سب سے زیادہ قتل و غارت عیسائیت کے چرچ کے حُکم پر ہوئی۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہلاک کر دیئے گئے جو اپنا مذہب چھوڑ کر عیسائیت قبول کرنے سے انکاری تھے۔ مثال کے طور پر کیتھولک عیسائیوں نے اسپین کو مُسلمانوں سے چھین لیا تو انہوں نے اسپین میں بسنے والے تمام یہودیوں اور مسلمانوں کو حُکم دیا کہ یا تو وہ عیسائیت قبول کر لیں، اور یا پھر مُلک چھوڑ دیں۔ اور تمام وہ یہودی جنہوں نے اپنا مذہب چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا انہوں نے جلاوطنی کے بعد مُسلمان ممالک میں پناہ لی اور مُسلمان ممالک نے کُھلے دل سے انہیں قبول کیا۔ یہاں ایک دوسو یہودیوں کی بات نہیں ہو رہی بلکہ کئی لاکھ یہودیوں کی بات ہے جنہوں نے اپنے مذہب سمیت اس وقت مُختلف مُسلمان ممالک میں پناہ پائی۔ ہر ایماندار یہودی یہ مانتا ہے کہ اگر انہوں نے اس ظُلم وستم کے دور میں پناہ پائی تو صرف مُسلمان ممالک میں اسلام کی آغوش میں پناہ پائی۔ آج جس Antisemitismus (یہودیوں کے خلاف نفرت کا جذبہ) کو اسلام سے جوڑا جاتا ہے، یہ حقیقت میں تو چرچ کی ایجاد ہے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب یہودی اور مُسلمان یکساں طور پر چرچ کے مظالم کا شکار تھے اور چرچ بڑے پیمانے پر دونوں قوموں کی نسل کشی کرتا آیا ہے۔ مُسلمان ممالک نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تاریخ کے مُطابق یہودیوں کی پچاس نسلوں تک حفاظت کی ہے۔ یہ سب اس لئے تھا کہ آنحضورﷺ نے دوسری قوموں کو نُقصان پہنچانے سے منع فرمایا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تمام اسلامی دُنیا میں تمام دوسری قوموں کے ساتھ ساتھ عیسائیت اور یہودی مذہب کے ماننے والوں کو ہمیشہ خندہ پیشانی سے قبول کیا گیا۔ لہٰذا آج جو بھی اسلام پر یہ ظالمانہ بہتان باندھتا ہے کہ اسلام کو تلوار کے زور پر پھیلایا گیا وہ اسلام پر نہایت بہیمانہ اور ظالمانہ الزام لگاتا ہے۔ جب تک مُسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے رہے، امن کی ایک زندہ و روشن مثال قائم کرتے رہے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ پوپ UrbanII نے مُسلمانوں کے خلاف بھی صلیبی جنگوں کا حُکم دیا تھا۔ ان صلیبی جنگوں کا مقصد یروشلم کو مُسلمانوں سے چھین کر اپنے قبضے میں کرنے کے علاوہ یہ بھی تھا یہ مشرق میں چُھپے ہوئے خزانوں کو تلاش کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت اسلامی ممالک پر خُدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یورپ بھر سے کئی لاکھ کی تعداد میں عیسائی صلیبی جنگوں کے مقصد سے دو نہایت ظالم کمانڈرز کے زیرِ نگرانی یروشلم گئے اور وہاں مُسلمانوں پر اس قدر انسانیت سوز ظُلم کئے اور اتنی تعداد میں مُسلمانوں کا قتلِ عام کیا کہ جب عیسائی سپاہی اپنے گھوڑوں پر سوار یروشلم کی گلیوں سے گُزرتے تھے تو یہ گھوڑے گُھٹنوں تک گلیوں میں بہنے والے مُسلمانوں کے خون میں ڈوب جاتے تھے اور سڑکوں پر اس قدر کٹے ہوئے انسانی ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء پڑے ہوئے تھے کہ راستے بلاک ہو گئے تھے۔ یہ قتل و غارت چرچ اور اُس وقت کے عیسائیت کے سب سے بڑے رہنماء پوپ کے حُکم پر عیسائی مذہب کے نام پر ہوئی تھی

اس بارے میں حضرت مسیحِ موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جب ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا اور مُسلمانوں کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا۔‘‘

(الحکم جلد 11 صفحہ 4 مورخہ 10 البدر، جون 1907ء) (جاری ہے)

(زوباریہ احمد۔ ایمن ہاؤزن)

(بقایا از صفحہ 1 سے) تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے عورتوں کو قرآن کریم کے احکامات کی پیروی کرنے، پردہ کی پابندی، فضول خرچی سے بچنے، بچت کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے، برلن مسجد کے لئے عورتوں کی مثالی قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ باندھے ہوئے عہد بیعت کا پاس رکھتے ہوئے اپنی اور اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کرنے کی تلقین فرمائی نیز جلسہ سالانہ کے دنوں میں پروگراموں کو پوری توجہ سے سننے اور اپنے تربیتی اور روحانی معیار کو بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ روح پرور خطاب ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست مردانہ جلسہ گاہ اور دنیائے احمدیت کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور اقدس کے خطاب کے دوران جلسہ گاہ میں مکمل خاموشی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام ممبرات کو ہمیشہ دینی پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد نماز ظہر و عصر ہوئیں اور پھر وقفہ برائے طعام ہوا۔ چار بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ مستورات میں حضرت سیدہ صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت لجنہ اماء اللہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرمہ نائیلہ افتخار صاحبہ نے کی۔ اردو ترجمہ مکرمہ ناہیدہ حق صاحبہ نے پیش کیا، حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ نظم ’’بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے‘‘ مکرمہ منصورہ شاکر صاحبہ نے ترنم سے سنائی اس کے بعد محترمہ قرۃ العین گردیزی صاحبہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے ’’حضرت خدیجہؓ کی پاکیزہ سیرت کے واقعات‘‘ کے عنوان سے جرمن زبان میں تقریر کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرمہ ریحانہ بشریٰ صاحبہ نے پیش کیا۔ اپنی تقریر کے آغاز میں محترمہ نے بتایا کہ ’’جرمنی کے دارالحکومت میں جو مسجد بن رہی ہے اس کا نام ’’مسجد خدیجہ‘‘ آپ کے نام پر ہے اور آپؓ وہ مقدس خاتون تھیں جنہوں نے اپنا سارا مال خدا کی راہ میں اپنے پاک و مقدس خاوند آنحضرتﷺ کو پیش کر دیا تھا اور اب پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہم سے بھی یہی امید ہے کہ ہم بھی اپنا مال خدا کے راستہ میں نچھاور کریں۔ آنحضرتﷺ سے شادی کے وقت آپؓ کی عمر چالیس سال تھی اور آپﷺ پچیس سال کے تھے۔ آپ قریش کے ایک معزز قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں آپ کا لقب طاہرہ تھا۔ چھوٹی عمر سے ہی آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ تھے، آپ ایک مالدار خاتون تھیں آپ کا پیشہ تجارت تھا آپ اپنا مال غریبوں پر بے دریغ لٹاتیں۔ آنحضرتﷺ سے شادی کے بعد آپ نے اپنا سارا مال خدا کے راستہ میں پیش کر دیا یہ آپ کی ایک مثالی قربانی تھی۔ آپ آنحضرتﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ آپ نے ہی غار حرا سے واپسی پر آپ کی تصدیق کی اور آپ کو تسلی دی آپکی اولاد میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ آپ کی وفات سے آنحضرتﷺ بہت غمگین ہوئے اور آپﷺ کو بہت صدمہ پہنچا۔ حضرت عائشہ جو آپ کی واحد کنواری بیوی تھیں انکو بھی ہمیشہ آپ پر رشک آتا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ آنحضرتﷺ کے ذریعہ آپؓ کو سلام بھیجا اور ایک مرتبہ آپؓ کو جنت میں موتیوں کے گھر کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ زوباریہ احمد صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع ’’اسلام میں عائلی زندگی اور خواتین کی ذمہ داریاں‘‘ تھا۔ جس میں گھروں کو جنت نشان بنانے کے اسلامی طریق بیان کئے اور اس سلسلے میں عورتوں کو خاص طور پر انکے فرائض کی یاددہانی کروائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ بیوی کو چاہئے کہ وہ خاوند کی فرمانبردار ہو، اس کا ادب کرے، اس سے پیار کرے، اس کی اولاد کی اچھی تربیت کرے، اس کے مال کی حفاظت کرے۔ اس کی وفادار ہو، اس ضمن میں آپ نے ایک حدیث مبارکہ بھی پیش کی کہ ’’جس بیوی کا خاوند ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں جائے گی‘‘۔ مزید برآں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے قیمتی حوالہ جات بھی اس سلسلہ میں پیش فرما کر عورتوں کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی طرف متوجہ کیا۔

اس پروگرام کی آخری تقریر ایک نومبائع ترکی بہن محترمہ فاطمہ صاحبہ کی تھی۔ آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات و حالات جرمن زبان میں بیان کئے کہ بیعت سے پہلے وہ کس طرح کی گمراہ کن زندگی گذار رہی تھیں اور بیعت کے بعد خدا تعالیٰ نے انکو کسطرح اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیک تبدیلی پر ثبات قدم عطا فرمائے آمین۔ اس کا اردو ترجمہ محترمہ شاہدہ سلام صاحبہ نے پیش کیا۔

جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کافی حد تک عمدہ تھے۔ سٹیج کو بہت خوبصورتی اور نفاست سے سجایا گیا تھا عقب میں بڑے بینر پر مسجد خدیجہ برلن کے ماڈل کی تصویر چھپی ہوئی تھی۔ دیگر بینرز قرآنی آیات، احادیث نبویؐ اور الہامات حضرت مسیح موعود سے مزین تھے۔ فرش پر بھی اعلیٰ قسم کا کارپٹ بچھا ہوا تھا۔ مکرم و معزز مہمان خواتین اور بیرون از جرمنی مہمان خواتین کے لئے الگ اور دیگر بیمار و بوڑھی خواتین کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ جرمن کے علاوہ چار دیگر زبانوں میں ترجمہ کی سہولت بھی موجود تھی۔ جلسہ گاہ کے اندرون و بیرون میں متعدد ممبرات مختلف شعبہ جات کی طرف سے ڈیوٹی پر متعین تھیں انتظامات اگرچہ عمدہ تھے مگر پھر بھی ان میں کافی حد تک بہتری کی گنجائش موجود تھی۔ جلسہ گاہ میں شور اور نظم و ضبط کی کمی نے کافی حد تک پروگرام کو متاثر کیا۔

خدا کرے ہم برکتوں سے بھرپور جلسہ سالانہ کی روحانی نعمتوں سے فیض یاب ہونے والی ہوں۔ ڈیوٹی پر متعین ممبرات کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے والی ہوں، یعنی ان کی بات سن کر اس پر عمل کرنا اور ترتیب دیئے گئے نظم و ضبط کو بحال رکھنا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی دینے والی ممبرات کو بھی چاہئے کہ وہ پیار، محبت اور حکمت عملی سے کام لیں۔ اللہ کرے کہ ’’خدمت دین کو اک فضلِ الٰہی جانو‘‘ کے مصداق اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قول و فعل میں مطابقت

اللہ کا خوف اِسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اُس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لیے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرُونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۸)